صداقت نبوتِ محمدی پر حافظ ابن حجر عسقلانی کے استدلالات (تجزیاتی مطالعہ)

ARGUMENTS OF HAFIZ IBN-E-HAJAR ASQALANI ON THE TRUTH OF MUHAMMADAN PROPHET HOOD.

(AN ANALITICAL STUDY)

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن *

DIO: 10.6084/m9.figshare.3395923
Link: https://dx.doi.org/10.6084/m9.figshare.3395923.v1

ABSTRACT:

Our belief in Muhammadan prophet hood is on the basis of arguments. Allah Almighty invited people to deliberate on the prophet hood.

There are various types of proofs and there is abundance of these. These arguments can be divided into following six types:

1- Prophet's prophecies about unseen matters which appeared in his life or after death. Modern science has also proved many of his predictions.

2- His observation of spatial and terrestrial miracles like increase in production of food, lunar fissure etc.

3- Spiritual proofs: Allah Almighty accepted his invocation, protected him and provided him His complete support.

4- The greatest and continual proof of prophet's prophet hood is the Holy Qur'an.

5- Former prophets had predicted our prophet's prophet hood.

6- His morality, personal characteristics and excellent attributes are the proof of his prophet hood.

The proofs of truth of the prophet hood of Muhammad (SAS) described in the Holy Qur'an and Hadiths.

Hafiz Ahmad Bin Hajar Asqalani premised of Hadiths on the truth of

* ایسوسی ایٹ پروفیسر ،شعبہ علوم اسلامیہ ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور

برقی پتا: pdshahbaz@gmail.com

Muhammadan prophet hood in Fath-al-Bari the commentary on Sahih Bukhari.

Hafiz Ibn-e-Hajar Asqalani tried his best to highlight the proofs of Muhammadan prophethood.Some arguments have been presented in this article.

KEYWORDS: Hafiz Ibn-e-Hajar Asqalani, Arguments, prophet hood, truth.

کلیدی الفاظ: صداقتِ نبوت، دلائل، استدلالات، حافظ احمد بن حجر عسقلانی

اہلِ اسلام کا رسالتِ محمدی پر ایمان علم اور دلیل وبرہان کی بنیاد پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے نبی ﷺ کی نبوت ورسالت پر غور کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ [1]

"کہہ دیں کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں تمہیں وہ پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تمہیں اس کی اطلاع دیتا کیونکہ میں اس سے پہلے تو ایک بڑے حصہ عمر تک تم میں رہ چکا ہوں۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔"

:اللہ تعالیٰ نے رسالتِ محمدی میں تفکّر کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ [2]

"کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی، تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں، وہ تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے۔"

صداقت نبوت محمدی کے بہت سے دلائل امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں جمع کر دیئے ہیں۔ نبی ﷺ کی نبوت ورسالت کے دلائل وبراہین متنوع اور بکثرت ہیں۔ رابطہ عالمِ اسلامی کے ایک محقق ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار نے ان دلائل کو چھ اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ وہ چھ اقسام درجِ ذیل ہیں:

۱۔ نبی ﷺ کے بتائے ہوئے غیوب، جو آپ کی حیاتِ طیبہ میں یا آپ کی وفات کے بعد بالکل اسی طرح رونما ہوئے

جیسے آپ نے ان کے بارے میں خبر دی تھی۔ اس قسم میں آپ کے وہ علمی معجزات بھی شامل ہیں جن کے صحیح ہونے کی شہادت جدید سائنس نے بھی دی ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کے حسی معجزات، جیسے کھانے کا زیادہ ہونا، بیماروں کا شفایاب ہونا اور چاند کا شق ہو جانا وغیرہ۔

۳۔ معنوی دلائل جیسے اللہ تعالیٰ کا آپ کی دعاؤں کو قبول کرنا، آپ کی حفاظت وصیانت کرنا اور آپ کی دعوت دین کو اللہ تعالیٰ کی بھرپور تائید وحمایت حاصل ہونا۔

۴۔ نبوت کے دلائل کی عظیم تر اور دوامی قسم قرآن ہے جسے سال اور صدیاں پرانا نہ کر سکیں۔ یہ کتاب دائمی معجزہ اور ایسی غالب دلیل ہے جو سائنسی، شرعی، بلاغی اور دیگر اسبابِ اعجاز کی انواع میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ودیعت کی۔

۵۔ دلائلِ نبوت میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے انبیاء نے آپ ﷺ کی آمد کی پیش گوئی کی اور خوشخبری دی۔

۶۔ اخلاقِ نبوی اور آپ کے شخصی حالات بھی دلائلِ نبوت کی ایک قسم ہے۔ تمام عمدہ صفات اور کمالات آپ میں جمع ہو گئے۔[۳]

حقانیتِ نبوت کے یہ دلائل قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ حافظ احمد بن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے الجامع الصحیح للبخاری کی بہت سی احادیث نبویہ سے صداقتِ نبوتِ محمدی پر استدلال کیا ہے جو آپ کی سچ ثابت ہونے والی پیش گوئیوں، علاماتِ قیامت، حسی و معنوی معجزات، استجابتِ دعا اور تائید ایزدی وغیرہ سے متعلق ہیں۔

مبحث اول: سچ ثابت ہونے والی نبوی پیش گوئیوں سے صداقتِ نبوت پر استدلال:

نبی اکرم ﷺ کی پیش کردہ کچھ پیش گوئیاں تو عہدِ رسالت میں سچ ثابت ہو گئیں اور کچھ وفاتِ نبوی کے بعد ظہور پذیر ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعض معاصرین کی وفات کے مقام و کیفیت کو بیان فرمایا۔ رونما ہونے والے فتن اور علاماتِ قیامت کی خبر دی، امتِ محمدیہ کو جو فتوحات حاصل ہوں گی، ان کی اطلاع دی۔ ذیل میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی متدلہ روایات سے استدلال کی نوعیت پیش کی جاتی ہے:

۱۔ غزوہ فتح مکّہ سے پہلے حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک خط کے ذریعے قریش کو نبی ﷺ کے عزم کی اطلاع دینے کی

کوشش کی تھی۔ یہ خط انہوں نے ایک بڑھیاکے ذریعے ارسال کیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس خفیہ تدبیر کی خبر دے دی تو آپ نے علی، زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا۔ آپ نے فرمایا:

اِنْطَلِقُوْا حَتّٰی تَأْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ فَاِنَّ بِہَا ظَعِیْنَۃٌ وَ مَعَہَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْہَا[۴]

"جب تم روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ تو تمہیں ایک اونٹ سوار بڑھیا ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہو گا، وہ اس سے لے لینا۔"

نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق صحابہ کرام نے وہ خط اس بڑھیا سے روضہ خاخ (مدینہ سے مکہ کی جانب ۱۲ میل کے فاصلے پر ایک مقام) پر بر آمد کیا۔[۵]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس واقعے سے حقانیتِ نبوتِ محمدی پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ نے اپنے نبی کو حاطب اور عورت کے قصے کی اطلاع دی۔ یہ نبوت کی علامات میں سے ہے۔[۶]

۲۔ شکلِ انسان میں شیطان زکوۃ کا اناج چوری کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی حقیقت واضح کی اور فرمایا:

اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ[۷]

"اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ وہ اتنی بار آیا جتنی بار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔[۸]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَ فِیْہِ اطْلَاعُ النَّبِیِّ ﷺ عَلَی الْمُغِیْبَاتِ[۹]

"اس میں نبی ﷺ کا غیوب پر مطلع ہونا (ثابت ہوتا) ہے۔"

۳۔ امتِ محمدیہ نے جو پہلا بحری غزوہ کرنا تھا اس کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا:

اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا

"میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں جہاد کرے گا ان پر جنت واجب ہو گئی۔"

اس پر امِ حرام بنتِ مِلحان رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کیا وہ بھی ان میں شامل ہو گی؟ آپ نے فرمایا: تُو ان میں سے ہے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا:

اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ

"میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر یلغار کرے گا اس کی مغفرت ہو چکی۔"

امِ حرام بنتِ مِلحان رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا: کیا مَیں ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ ۱۰؎

چنانچہ امِ حرام بنتِ مِلحان رضی اللہ عنہا نے عہدِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں بحری سفر اختیار کیا، جب وہ سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔ ۱۱؎

اس روایت سے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ حقانیتِ نبوتِ محمدی پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس حدیث میں نبی ﷺ کی پیش گوئیوں کی کئی اقسام ہیں جو رونما ہوئیں۔ وہ آپ کے فرمان کے مطابق رونما ہوئیں اور ان کا شمار دلائلِ نبوت میں ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک تو آپ کے بعد آپ کی امت کے باقی رہنے کی خبر ہے، اور یہ بھی کہ اس میں قوت و شوکت والے لوگ ہوں گے جو دشمن کو ناکوں چنے چبوائیں گے، اور وہ ممالک پر فرمانروائی کریں گے۔ حتیٰ کہ وہ بحری جہاد کریں گے۔ امِ حرام اس وقت تک زندہ رہیں گی اور ان لوگوں میں سے ہوں گی جو بحری جہاد کریں گے اور وہ دوسرے غزوے کے زمانے کو نہیں پا سکیں گی۔" ۱۲؎

۴۔ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں چھ اہم واقعات کی پیش گوئی کی اور آپ نے ان حوادث کے وقوع کی ترتیب بھی بیان کی۔ آپ نے عوف بن مالک سے فرمایا:

اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ:مَوْتِيْ ،ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدَسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَايَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ بَنِي

الْاَصْفَرِ،فَيَغْدَرُوْنَ فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةٍ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَاعَشَرَ اَلْفًا[۱۳]

"قیامت سے قبل چھ حوادث شمار کرلو: میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وباجو تم میں تیزی سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتاہے، پھر مال کی کثرت اس قدر ہو گی کہ ایک شخص سو دینار بھی اگر کسی کو دے گا تو اس پر (بھی) وہ ناخوش ہی رہے گا، پھر ایسا فتنہ جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا، پھر تمہارے اور بنی الاصفر[۱۴] کے درمیان صلح ہو گی اور وہ غداری کریں گے اور اسّی جھنڈوں کے لشکر کے تحت تم پر حملہ آور ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار فوج ہو گی۔"[۱۵]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس حدیث میں علاماتِ نبوت کی کئی چیزیں بیان ہوئی ہیں جن میں سے اکثر ظاہر ہو چکی ہیں۔"[۱۶]

۵۔ ایک شخص (قزمان) نے مسلمانوں سے مل کر مشرکین کے خلاف شدید جنگ لڑی حتیٰ کہ لوگوں نے کہا کہ وہ ہماری طرف سے اتنی بہادری سے لڑا ہے کہ کوئی ہم میں سے اتنی بہادری اور ہمت سے نہیں لڑا ہو گا مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا:

اِنَّهٗ مِنْ اَہْلِ النَّارِ "وہ دوزخی ہے۔"

بالآخر وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور اس نے خودکشی کرلی۔ اس کی خودکشی کی خبر لے کر ایک شخص آپ کے پاس آکر عرض کرتا ہے:

اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللهِ "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔" نبی ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ اس پر اس شخص نے خودکشی کا واقعہ سنایا...[۱۷]

اس حدیث سے ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس حدیث سے آپ کا غیبی امور کی خبر دینا ثابت ہوا اور یہ آپ کے واضح معجزات میں سے ہے۔"[۱۸]

۶۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا:

اِبْنِیْ ہٰذَا سَیِّدٌ وَ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۱۹

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ۴۰ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہوگئے، اور مسلمان طویل خانہ جنگی کے بعد ایک خلیفہ پر متفق ہوگئے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس قصے میں کئی فوائد ہیں: یہ آپ کی نبوت کی نشانی اور حسن بن علی کی فضیلت کی دلیل ہے۔ آپ نے حکومت کو قلتِ تعداد، کمزوری یا کسی اور وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ اللہ کے ہاں اعلیٰ منزلت پانے کے لئے چھوڑ دیا، آپ نے یہ اندازہ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کی جانیں اسی طرح بچائی جاسکتی ہیں، لہٰذا انہوں نے حکمِ دین اور مصلحتِ امت کا خیال رکھا۔" ۲۰

۷۔ غزوہ احزاب کے موقع پر جب عرب قبائل ناکام واپس چلے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

اَلْاٰنَ نَغْزُوْہُمْ وَلَا یَغْزُوْنَا، نَحْنُ نَسِیرُ اِلَیْہِمْ۲۱

"اب ہم ان سے جنگ کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں گے بلکہ ہم ان پر فوج کشی کریں گے۔"

نبی ﷺ نے جس طرح فرمایا تھا اسی طرح ہوا۔

اَلْاٰنَ نَغْزُوْہُمْ وَلَا یَغْزُوْنَا کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس میں دلائل نبوت میں سے ایک دلیل ہے۔ اگلے سال آپ ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھا تو قریش نے آپ کو (حدیبیہ کے مقام پر) بیت اللہ جانے سے روک دیا اور وہاں ان کے مابین صلح کا معاہدہ ہوا، یہاں تک کہ قریش نے اسے توڑ ڈالا، اور وہ فتح مکہ کا سبب بن گیا تو اسی طرح ہوا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔" ۲۲

مبحث دوم: معجزاتِ نبوی اور استجابتِ دعا سے صداقتِ نبوت پر استدلال

نبی اکرم ﷺ کے معجزات بھی آپ ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہیں۔ ان معجزات کی روایات حدِ تواتر کو

پہنچی ہیں۔ ان معجزات میں سے بعض سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے آپ ﷺ کی صداقتِ نبوت پر استدلال کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے نبی ﷺ کی استجابتِ دعا اور انہیں سے حاصل ہونے والی تائید ایزدی سے بھی صداقتِ نبوتِ محمدی پر استدلال کیا ہے۔ ان استدلالات کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

۱۔ ایک اونٹ سوار کافرہ کے دو مشکیزوں کا منہ کھول کر نبی ﷺ نے ان سے تھوڑا تھوڑا پانی اپنے برتن میں انڈیل دیا اور تمام لشکریوں میں اعلان کر دیا کہ وہ خود بھی سیر ہو کر پئیں اور اپنے تمام جانوروں کو بھی پلا لیں... اس عورت نے واپس جا کر اپنی قوم کو بتایا کہ وہ آسمان وزمین کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے اَوْ اِنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا: یا وہ واقعی اللہ کا رسول ہے... اس عورت نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی تو وہ سب مسلمان ہو گئے۔ ۲۳ـ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس حدیث میں دلائلِ نبوت کی عظیم علامت موجود ہے... اس سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ انہوں نے جو پانی لیا تھا وہ سارے کا سارا وہی تھا جو اللہ تعالیٰ معرضِ وجود میں لایا اور اس کا اضافہ کیا۔ اس خاتون کے پانی کی ذرہ برابر مقدار بھی اس میں شامل نہ ہوئی تھی، اگرچہ بظاہر وہ اس کے ساتھ مخلوط تھا۔ یہ چیز معجزے میں بے مثال اور عجیب و غریب ہے۔" ۲۴ـ

۲۔ دودھ کا ایک پیالہ نبی ﷺ نے ابو ہریرہ کو دیا اور حکم دیا کہ وہ اصحابِ صفہ کو پلائیں۔ انہوں نے باری باری سب کو پلایا حتیٰ کہ وہ سب سیر ہو گئے۔ پھر نبی ﷺ نے وہ پیالہ اپنے ہاتھ میں لیا اور مسکرائے۔ پھر فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ پھر آپ نے ابو ہریرہ سے فرمایا کہ وہ بیٹھ کر اسے پی لیں۔ وہ اسے پی کر رکتے تو آپ پھر فرماتے کہ اور پی لو۔ بالآخر انہوں نے عرض کیا: اس ہستی کی قسم! جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر مبعوث کیا ہے مجھ میں اب اس کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ پھر انہوں نے پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ نے اللہ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ نوش کر لیا۔ ۲۵ـ

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ابو ہریرہ سے مروی اس حدیث میں نبوت کی علامت پائی جاتی ہے کہ وہ لوگ ستّر تھے۔ اس سے ان کی مراد تعداد کا حصر نہیں، اس سے مقصود یہ ہے کہ اس واقعہ کے وقت ان کی تعداد اتنی تھی۔" ۲۶ـ

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ان کی تعداد اس سے زیادہ بھی ہوتی تو یہی ایک پیالے کا دودھ ان سب کے لئے کافی ہوتا۔

۳۔ اللہ کے رسول ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی نے جانوروں کی ہلاکت اور راستوں کی بندش کی شکایت کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر بارش کی دعا مانگی۔ اس پر ایک بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی اور پھر ایک ہفتہ تک سورج دکھائی نہیں دیا۔ آئندہ جمعہ کو، جب آپ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، آپ سے درخواست کی گئی تاکہ بارش بند ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

اَللّٰہُمَّ حَوَالَیْنَا وَ لَا عَلَیْنَا،اَللّٰہُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَ الْجِبَالِ وَ الظِّرَابِ وَ الْاَوْدِیَۃِ وَ مَنَابَتِ الشَّجَرِ

"اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر نہیں۔ ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں اور باغوں کو سیر اب کر۔ اس دعا سے بارش تھم گئی اور جب لوگ باہر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی۔"۲۷؎

اس حدیث سے حقانیتِ نبوتِ محمدی پر استدلال کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس حدیث میں دلائلِ نبوت میں سے ایک دلیل موجود ہے۔ اللہ نے اپنے نبی علیہ السلام کے دعا کرتے ہی یا اس سے فارغ ہوتے ہی بارش نازل کر دی۔"۲۸؎

۴۔ عروہ بارقی کو نبی ﷺ نے ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں۔ انہوں اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا اور بکری بھی دے دی۔ اس پر آپ نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ لَوِ اشْتَرَی التُّرَابَ لَرَبِحَ فِیْہِ: اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہو جاتا۔۲۹؎

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس سے مقصد یہ ہے کہ عروہ کے حق میں نبی ﷺ کی مستجاب دعا علاماتِ نبوت میں داخل ہے حتیٰ کہ وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں منافع حاصل کر لیتے۔"۳۰؎

۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ وہ آپ کی بہت سی احادیث سنتے ہیں مگر بھول جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اپنی چادر بچھادو۔ جب انہوں نے چادر بچھائی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک چلو اس میں ڈالا اور فرمایا: اپنے ساتھ لگالو۔ انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگالیا تو اس کے بعد وہ کوئی چیز نہیں بھولے۔ ۳۱

:ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اس حدیث میں ابو ہریرہ کی نمایاں فضیلت اور علاماتِ نبوت سے متعلق واضح معجزے کا بیان ہوا ہے، کیونکہ انسان بھول ہی جاتا ہے اور ابو ہریرہ نے اس کا اعتراف بھی کیا کہ وہ نسیان کا اکثر شکار ہو جاتے، پھر نبی ﷺ کی (دعا کی) برکت سے وہ نسیان دور ہو گیا۔" ۳۲

۶۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ قریش بھی اپنی مجلس میں (قریب ہی) بیٹھے تھے۔ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو ان میں سے ایک بدبخت نے آپ پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی، مشرکین یہ دیکھ کر مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کرنے کے بعد کہا: اَللّٰهُمَّ عَلَيۡكَ بِقُرَيۡشٍ (تین بار) "اللہ! قریش پر عذاب نازل کر۔" پھر آپ نے نام لے کر کہا: اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو ہلاک کر۔ عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے انہیں غزوہ بدر میں مقتول پایا، پھر انہیں بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا۔ ۳۳

ابن حجر فرماتے ہیں:

"یہ (انجام) اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ آپ کی گزشتہ دعا قبول ہوئی ہو تو اس صورت میں یہ (آپ کی دعا کی قبولیت) نبوت کی عظیم علامت شمار ہو گی۔" ۳۴

۷۔ نبی ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ کسی کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض سے فرماتے:

لَا بَأۡسَ طَهُوۡرٌ اِنۡ شَاءَ اللّٰهُ

"کوئی فکر کی بات نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری (گناہوں سے) پاک کرنے والی ہے۔"

آپ نے اعرابی کو لَا بَأۡسَ طَهُوۡرٌ اِنۡ شَاءَ اللّٰهُ کے الفاظ سکھائے تو اس نے کہا:

آپ کہتے ہیں کہ یہ پاک کرنے والی ہے ہرگز نہیں، بلکہ یہ بخار بوڑھے پر غالب آ گیا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر

چھوڑے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:فَنَعَمْ اِذًا" پھر ایسا ہی ہو گا۔"۳۵ یعنی تُو اس بیماری میں مر جائے گا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس روایت کے بعض طرق تقاضا کرتے ہیں کہ اسے علاماتِ نبوت میں درج کیا جائے۔ اس روایت کو طبرانی و دیگر نے بھی روایت کیا ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تُو نے (میری تسلی قبول کرنے سے) انکار کیا ہے تو پھر ویسے ہی ہو گا جیسے تُو کہتا ہے۔ اللہ کا کرنا ہو کر رہے گا۔ اگلے دن کی شام بھی نہ ہوئی تھی کہ وہ مر چکا تھا۔ ۳۶"

اس حدیث پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تبویب 'علامات النبوۃ فی الاسلام' سے بھی حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے استدلال کی تائید ہوتی ہے۔ اس قسم کے امور اللہ تعالیٰ کے اپنے پیغمبر پر راضی ہونے نیز انہیں اپنی تائید و حمایت اور نصرت سے نوازنے کی دلیل ہیں۔

خلاصہ بحث:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے نبوتِ محمدی کے دلائل کو اپنے استدلالات کے ذریعے اجاگر کرنے کی بھرپور

سعی کی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی پیش کردہ پیش گوئیوں سے استدلال کیا ہے جن میں بعض تو عہدِ رسالت میں ہی سچ ثابت ہو گئیں اور کچھ وفاتِ نبوی کے بعد ظہور پذیر ہوئیں۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اپنے بعض معاصرین کی وفات کے مقام و کیفیت کو بیان فرمایا۔ رونما ہونے والے فتن اور علاماتِ قیامت کی خبر دی، امتِ محمدیہ کو جو فتوحات حاصل ہوں گی، ان کی اطلاع دی۔ نبی اکرم ﷺ کے معجزات سے متعلق روایات بھی حدِ تواتر کو پہنچتی ہیں۔ ان میں سے بعض سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے آپ ﷺ کی صداقتِ نبوت پر استدلال کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے نبی ﷺ کی استجابتِ دعا اور ان سے حاصل ہونے والی تائید ایزدی سے بھی صداقتِ نبوتِ محمدی پر استدلال کیا ہے۔

مراجع وحواشی

۱۔ القران،یونس: ۱۶/۱۰

۲۔ سبا۳۴/۴۶

۳۔ دلائل النبوۃ، ص:۶، رابطۃ العالم الاسلامی، مکۃ مکرمۃ

۴۔ بخاری، الجہاد، الجاسوس، ح:۳۰۰۷؛ مسلم، فضائل الصحابۃ، من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واھل البدر، ح:۲۴۹۴، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار، لاہور؛ ابوداؤد، الجہاد، فی حکم الجاسوس اذا کان مسلما، ح:۲۶۵۰، دار السلام، سیکٹریٹ، لوئرمال، لاہور؛ ترمذی، تفسیر القران عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، سورۃ الممتحنۃ، ح:۳۳۰۵، محمد علی کارخانہ، اسلامی کتب، کراچی

۵۔ ایضاً

۶۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری لاحمد بن علی بن حجر العسقلانی ۱۲/ ۳۲۴، ط:۱۴۰۷،۲ھ، دارالریان للتراث، قاہرۃ

۷۔ بخاری، الوکالۃ، اذا وکل رجلا، ح:۲۳۱۱

۸۔ ایضاً

۹۔ فتح الباری ۴/ ۵۷

۱۰۔ بخاری، الجہاد، ما قیل فی قتال الروم، ح:۲۹۲۴؛ مسلم، الامارۃ، فضل الغزو فی البحر، ح:۱۹۱۲ دار السلام، سیکٹریٹ، لوئرمال، لاہور؛ ابوداؤد، الجہاد، فضل الغزو فی البحر، ح:۲۴۹۰ دار السلام، سیکٹریٹ، لوئرمال، لاہور؛ ترمذی، الجہاد، ما جاء فی غزو البحر، ح:۱۶۴۵؛ نسائی، ح:۳۱۷۱ دار السلام، سیکٹریٹ، لوئرمال، لاہور؛ ابن ماجۃ، ح:۲۷۷۶، دار السلام، سیکٹریٹ، لوئرمال، لاہور

۱۱۔ بخاری، الجہاد، الدعاء بالجہاد والشہادۃ للرجال والنساء، ح:۲۷۸۹

۱۲۔ فتح الباری ۱۱/ ۸۰

۱۳۔ بخاری، الجزیۃ والموادعۃ، مایحذر من الغدر، ح:۳۱۷۶؛ ابن ماجۃ، الفتن، اشراط الساعۃ، ح:۴۰۴۲، الملاحم، ح:۴۰۹۵

۱۴۔ بنی الاصفر سے مراد روم کے نصاریٰ ہیں۔

۱۵۔ یعنی نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج سے تم پر حملہ آور ہوں گے۔

۱۶۔ فتح الباری ۶/ ۳۲۱

۱۷۔ دیکھئے بخاری، المغازی، غزوۃ خیبر، ح:۴۲۰۷؛ مسلم، الایمان، بیان غلظ تحریم قتل الانسان نفسہ۔۔۔۔۔

۱۸۔ فتح الباری ۷/ ۵۴۲

۱۹۔ بخاری، الفتن، قول النبی ﷺ للحسن بن علی...ح:۷۱۰۹

۲۰۔ فتح الباری ۱۳/ ۷۱

۲۱۔ بخاری، المغازی، غزوۃ الخندق وھی الاحزاب، ح:۴۱۱۰

۲۲۔ فتح الباری ۷/ ۴۶۸

۲۳۔ بخاری، التیمم، الصعید الطیب وضوء المسلم، یکفیہ الماء، ح:۳۴۴؛ مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ، قضاء الصلاۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائہا، ح:۶۸۲

۲۴۔ فتح الباری ۱/ ۵۴۰

۲۵۔ بخاری، الرقاق، کیف عیش النبی ﷺ واصحابہ وتخلیہم من الدنیا، ح:۶۴۵۲؛ ترمذی، القیامۃ، باب:۱۵۱۴، ح:۲۴۷۷

۲۶۔ فتح الباری ۱۱/ ۲۹۲۔۲۹۴

۲۷۔ بخاری، الاستسقاء، الاستسقاء فی المسجد الجامع، ح:۱۰۱۳؛ مسلم، صلٰوۃ الاستسقاء، الدعاء فی الاستسقاء، ح:۸۹۷؛ ابوداؤد، صلٰوۃ الاستسقاء، رفع الیدین فی الاستسقاء، ح:۱۱۷۴؛ نسائی، ح:۱۵۰۳

۲۸۔ فتح الباری ۲/ ۴۸۰

۲۹۔ بخاری، المناقب، باب:۲۸، ح:۳۶۴۲؛ ابوداؤد، البیوع، فی المضارب یخالف، ح:۳۳۸۴؛ ترمذی، البیوع، باب:۸۵۰، ح:۱۲۵

۳۰۔ فتح الباری ۶/ ۳۴۷

۳۱۔ بخاری، العلم، حفظ العلم، ح:۱۱۹؛ ترمذی، المناقب، مناقب ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ح:۳۸۳۴۔۳۸۳۶

۳۲۔ فتح الباری ۱/ ۲۶۰

۳۳۔ بخاری، الصلاۃ، المرأۃ تطرح عن المصلی شیئا من الاذی، ح:۵۲۰؛ مسلم، الجہاد والسیر، ما لقی النبی ﷺ من اذی المشرکین والمنافقین؛ نسائی، ح:۳۰۶

۳۴۔ فتح الباری ۱/ ۴۱۹

۳۵۔ بخاری، المناقب، علامات النبوۃ فی الاسلام، ح:۳۶۱۶

۳۶۔ فتح الباری ۶/ ۲۲۷